109734-والد کا اولاد کی جانب سے نقدی میں فطرانہ ادا کرنا

سوال

میرے والد صاحب میری اور باقی بہن بھائیوں کی جانب سے ہر برس نقدی کی شکل میں فطرانہ ادا کرتے ہیں، اور اس میں وہ کچھ علماء کا فتوی پیش کرتے ہیں، میں نے کئی بار انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ یہ قول مرجوح ہے اور جمہور علماء کا قول راجح یہی ہے کہ فطرانہ میں جنس اور غلہ ہی ادا کرنا چاہیے، جو احادیث میں وارد ہیں لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئے..

تو کیا میں اپنا فطرانہ حدیث کے مطابق خود ادا کروں، یہ علم میں رہے کہ میں یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں، اور میرا مال وہی ہے جو والد صاحب کی جانب سے خرچ ملتا ہے اور میں جمع کر لیتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جمہور علماء کرام کے ہاں فطرانہ میں نقدی رقم ادا کرنے سے فطرانہ کی ادائیگی نہیں ہوتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاقے کے لوگوں کی خوراک میں سے فطرانہ دینے کا حکم دیا ہے، اور صحابہ کرام میں سے کسی سے یہ معروف نہیں کہ انہوں نے نقدی رقم میں فطرانہ کی ادائیگی کی ہو.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"ہمارے نزدیک فطرانہ میں رقم دینا کافی نہیں امام مالک اور احمد اور ابن منذر کا بھی یہی قول ہے.

اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : فطرانہ میں نقد رقم دینا جائز ہے، اور ابن منذر نے اسے حسن بصری اور عمر بن عبد العزیز اور ثوری سے بھی بیان کیا ہے.

اور وہ کہتے ہیں : اسحاق اور ابو ثور کا قول ہے : یہ صرف ضرورت کے وقت کفائت کریگی اس کے بغیر نہیں " انتہی

دیکھیں : المجموع (113/6) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (23/343-344) کا بھی مطالعہ کریں.

مزید آپ سوال نمبر (22888) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

جو شخص امام ابو حنیفہ اور عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری کے قول
پر دلیل کے ساتھ جو اس کے نزدیک راجح ہو کہ نقد رقم میں فطرانہ کی ادائیگی جائز ہے
ان شاء اللہ یہ کافی اور ادا ہو جائیگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر کوئی شخص اپنے ملک اور علاقے کے علماء کے قول پر عمل کرتے ہوئے
فطرانہ میں نقد رقم ادا کرتا ہے، اور پھر بعد میں اسے راجح قول کا علم ہو تو اس
فطرانہ کے بارہ میں اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" اس پر لازم نہیں، اس نے کسی عالم دین کے فتوی پر یا پھر اپنے علاقے
کے علماء کی اتباع کرتے ہوئے کچھ عمل کیا تو اس پر کچھ لازم نہیں اس کی مثال یہ ہے
کہ :

اگر کوئی عورت اپنے زیور کی زکاۃ ادا نہیں کرتی اور کئی برس تک اسے
یہ علم ہی نہ تھا کہ زیور میں زکاۃ واجب ہے، یا پھر علماء کے فتوی کے مطابق کے زیور
میں زکاۃ نہیں، اور پھر بعد میں اس پر واضح ہوا کہ اس میں زکاۃ ہے تو جب اس کو پتہ
چل جائے اور واضح ہو جائے تو وہ زکاۃ ادا کریگی، اور اس سے پہلے برسوں کی زکاۃ لازم
نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح ملاقات نمبر (191) سوال نمبر (19
).

اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ کی جانب سے آپ کے والد کا علماء کے فتوی پر
عمل کرتے ہوئے نقد رقم میں فطرانہ ادا کرنا صحیح اور کفائت کر جائیگا، اور فطرانہ
کی دوبارہ ادائیگی کا تکلف نہیں کیا جائیگا، اس وقت تک جبکہ آپ کے اخراجات آپ کے
اخراجات والد کے ذمہ ہیں، اور ابھی آپ اپنے اخراجات علیحدہ طور پر برداشت کرنے کے
متحمل نہیں ہوئے "

واللہ
اعلم.